سوال

(21) نمازی کے کس قدر آگے سے گزرنا منع ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نمازی کے کس قدر آگے سے گزرنا منع ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نمازی کی نماز کی جو حد ہے، یعنی جہاں سترہ قائم کرنے کا حکم ہے، اس کے آگے سے گزر سکتا ہے، اس کے اندر گزرنا منع ہے۔ صحیحین میں ہے:

''عن أبي جحيفة، رأيت بلالا أخذ عنزة فركزها، وخرج رسول الله ﷺ في حلة حمراء مشمرا، صلى إلى العنزة بالناس ركعتين، ورأيت الناس والدواب يمرون بين يدي العنزه'' (متفق علیہ)۔ (فتاویٰ غازی پوری، قلمی ص: ٦٩)

''میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے چھوٹا نیزہ لے کر گاڑ دیا، پھر رسول اللہ ﷺ سرخ جوڑا زیب تن کیے ہوئے تیزی سے تشریف لائے، آپ نے چھوٹے نیزے کی طرف رخ کرکے لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں اور میں نے لوگوں اور چوپاؤں کو آپ کے آگے سے گزرتے ہوئے دیکھا۔''

اور سترہ قائم کرنے کی جگہ سجدہ گاہ کے آگے ہے، جو قریب ڈھائی تین ہاتھ کے ہے۔

''عن نافع أن عبدالله كان إذا دخل الكعبة مشى قبل وجهه حين يدخل، وجعل الباب قبل ظهره، فمشىٰ حتى يكون بينه وبين الجدار الذى قبل وجهه قريبا من ثلاثة أذرع صلىٰ، يتوخىٰ المكان الذى أخبره به بلال أن النبى ﷺ صلىٰ فيه'' بخاری بعد باب الصلوة بين السوارى فى غير جماعة (صحيح البخاری، رقم الحديث ٤٨٤)

''نافع بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کعبہ کے اندر داخل ہوتے تو سامنے کی طرف چلتے اور دروازہ اپنی پیٹھ کی طرف چھوڑ دیتے، پھر اس طرح چلتے اور جب سامنے کی دیوار تقریباً تین ہاتھ رہ جاتی تو نماز پڑھتے تھے، اس طرح آپ اس جگہ نماز پڑھنے کا اہتمام کرتے تھے، جس کے متعلق بلال رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے وہیں نماز پڑھی تھی۔''

''وعن سهل بن سعد قال: كان بين مصلىٰ رسول الله ﷺ وبين الجدار ممر الشاة'' (بخاری، باب قدر كم ينبغى أن يكون بين المصلى والسترة) (صحيح البخاری، رقم الحديث (٣٦٩) صحيح مسلم، رقم الحديث ٣٠٥)

''سہل بن سعد رضی اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی جائے نماز اور دیوار کے درمیان ایک بکری کے گزرنے کے برابر جگہ ہوتی تھی۔''

قال الحافظ فی الفتح (۲ ۲۸۶): ''قال ابن بطال: ھذا أقل ما یکون بین المصلی والسترۃ، یعنی قدر ممر الشاۃ، وقیل: أقل ذلک ثلاثۃ أذرع، لحدیث بلال أن النبی ﷺ صلی فی الکعبۃ، وبینہ وبین الجدار ثلاثۃ أذرع، کما سیأتی قریباً بعد خمسۃ أبواب، وجمع الداودی بأن أقلہ ممر الشاۃ وأکثرہ ثلاثۃ أذرع، وجمع بعضھم بأن الأول فی حال القیام والقعود، والثانی فی حال الرکوع والسجود'' انتھی ما فی الفتح وقال فی نیل الأوطار: والظاھر أن الأمر بالعکس (یعنی أن ثلاثۃ أذرع فی حالۃ القیام وقدر ممر الشاۃ فی حال الرکوع والسجود) وقال ابن الصلاح: قدروا ممر الشاۃ بثلاثۃ أذرع، قال الحافظ: ولا یخفی ما فیہ، وقال البغوی: استحب أھل العلم الدنو من السترۃ، بحیث یکون بینہ وبینھا قدر إمکان السجود، وکذلک بین الصفوف۔'' (نیل الأوطار ۳ ۳)

''حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری میں فرماتے ہیں: ابن بطال نے کہا ہے کہ یہ وہ کم از کم جگہ ہے، جو نمازی اور سترے کے درمیان ہونی چاہیے، یعنی بکری کے گزرنے کے برابر، ایک قول کے مطابق اس کی کم از کم مقدار تین ہاتھ ہے، کیوں کہ بلال رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کعبہ میں نماز پڑھی تو آپکے درمیان اور دیوار کے درمیان تین ہاتھ کے برابر فاصلہ تھا، جیسا کہ پانچ ابواب کے آگے آرہا ہے۔ امام داودی نے اس طرح تطبیق دی ہے کہ اس کی کم از کم مقدار بکری گزرنے کے برابر اور زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ ہے۔ بعض اہلِ علم نے اس طرح بھی دونوں حدیثوں میں تطبیق دی ہے کہ پہلی کیفیت قیام اور قعدے کے وقت ہے اور دوسری رکوع و سجود کے وقت ہے۔ لیکن نیل الاوطار میں امام شوکانی نے کہا ہے کہ حدیث سے اس کے برعکس ظاہر ہوتا ہے (یعنی تین ہاتھ رکوع و سجود کے وقت اور بکری کے گزرنے کے برابر قیام وقعدے کے وقت ہے) حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس کی کمزوری عیاں ہے۔ امام بغوی فرماتے ہیں کہ اہلِ علم نے سترے کے اس قدر قریب ہونا مستحب قرار دیا ہے کہ نمازی اور سترے کے درمیان اتنی جگہ ہو کہ بہ آسانی سجدہ کرنا ممکن ہو اور اتنا ہی فاصلہ صفوں کے درمیان ہونا چاہیے۔ ''سترے کے قریب ہونے کا حکم بھی حدیث میں مروی ہے، جس میں اس کی حکمت بھی بیان ہوتی ہے۔ چناں چہ امام ابوداود وغیرہ سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھے تو سترے کے قریب ہو جائے، کہیں شیطان اس پر اس کی نماز کو قطع نہ کر دے۔''

اور یہ حکم ہے کہ اگر کوئی نمازی اور اس کے سترہ کے درمیان سے گزرے تو نمازی اس کو جس طرح ہوسکے، روکے:

عن أبی سعید قال: سمعت النبی ﷺ یقول: ((إذا صلی أحدکم إلی شیء یسترہ من الناس فأراد أحد أن یجتاز بین یدیہ فلیدفعہ، فإن أبی فلیقاتلہ فإنما ھو شیطان)) (بخاری، باب یرد المصلی من مر بین یدیہ)، (صحیح البخاری، رقم الحدیث ۴۸۷، صحیح مسلم، رقم الحدیث ۵۰۵)

''ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسی چیز کی طرف رخ کر کے نماز پڑھے جو اسے لوگوں سے چھپا رہی ہو (یعنی کسی چیز کو سترہ بنا کر نماز پڑھے) اور پھر بھی کوئی شخص اس کے آگے سے گزرنا چاہے تو وہ اسے روکے، لیکن اگر وہ باز نہ آئے تو پھر وہ اس سے لڑے، کیونکہ وہ شیطان ہے۔''

ان روایات سے ثابت ہے کہ نمازی کی نماز کی جگہ کی حد اس کے کھڑے ہونے کی جگہ سے سجدہ گاہ تک ہے، اس درمیان سے گزرنا منع ہے اور اس کے آگے سے درست ہے، اور اسی مدعا کی موید صحیحین کی یہ روایت بھی ہے:

''عن ابن عباس قال: أقبلت راکبا علی أتان، وأنا یومئذ قد ناھزت الاحتلام، ورسول اللہ ﷺ یصلی بالناس بمنیٰ إلی غیر جدار فمررت بین یدی بعض الصف فنزلت، وأرسلت الأتان ترتع، ودخلت فی الصف فلم ینکر ذلک علیَّ أحد ''متفق علیہ (صحیح البخاری، رقم الحدیث ۷۶، صحیح مسلم، رقم الحدیث ۵۰۴)

''ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں ایک دن گدھی پر سوار ہو کر آیا، میں ان دنوں قریب البلوغ تھا، جب کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت کسی دیوار کی اوٹ لیے بغیر منیٰ میں نماز پڑھا رہے تھے، پس میں ایک صف کے آگے سے گزرا، پھر میں گدھی سے اترا اور اسے چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور خود صف میں شامل ہو گیا اور کسی نے بھی مجھ پر اعتراض نہ کیا۔''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ مقالات، وفتاویٰ

صفحہ نمبر115

محدث فتویٰ